ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سیاست میں امانت وصداقت کی اہمیت: تعلیمات سیرت کی روشنی میں پاکستان کے سیاسی نظام کا جائزہ

Importance of veracity and honesty in politics: A review of Pakistan's political structure in light of Seerah Teacings

☆Fakeha Balool

M. Phil Schalor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Sargodha Campus

☆☆Dr. Nabeela Falak

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Sargodha Campus

ABSTRACT

Although truth and honesty are different concepts with different connotations, they are typically associated with everyday communication practices and business transactions. These cover all political actions that must be carried out in a morally upright manner. The political unrest and instability in Pakistan are not unusual problems. It has increased over the past few years, which has impacted people's financial lives. In actuality, this hardly ever keeps them afloat during their regular operations. Thus, establishing economic stability is crucial to creating a community that is peaceful. To achieve this, a strong moral stance is required, which our Prophet Muhammad ﷺ undoubtedly embodies. He ﷺ not only transformed the political instability of Arab society, but he was also a true religious leader. There are some similarities between the state of politics in Pakistan today and the ancient Arab world. Hazrat Muhammad ﷺ successfully introduced revolutionary reforms to that political age, bringing peace to the everyday life of the ordinary man. Thus, putting his recommendations into practice could stabilise the current state of affairs and bring about social harmony. This essay discusses the current state of political unrest, its effects, and solutions in the context of Hazrat Muhammad's ﷺ teachings.

***KEYWORDS**: Political unrest, instability, integrity, veracity, Pakistan, and the lessons of the Seerah*

موضوع کا تعارف واہمیت:

اخلاقی اقدار انسانیت کی بنیاد ہیں۔ ہر مذہب میں ان کو اساسی حثیت حاصل رہی ہے۔ علم اخلاق عقل کے نزدیک بھی قابل تحسین ہے۔ خصوصاً فلسفہ یونان نے اس کی تدوین میں خاطر خواہ حصہ ڈالا۔ امانت و صداقت کی اصطلاحات اتنی ہی قدیم ہیں جتنا فلسفہ اخلاق۔ حکمت باری تعالی نے جن کاوشیوں پر قوموں کے عروج کا فیصلہ فرمایا ہے ان میں صدق دیانت بھی ہیں۔ اللہ نے جن عقائد پر انبیاء کو مبعوث کیا اس میں صدق بھی ہے۔ اب صدق کی مختلف انواع ہیں۔ ان میں صدق قول، نیت، عزم وغیرہ شامل ہیں۔ ان اقسام میں صدق عمل باقی اقسام کو جانچنے کا ذریعہ ہے۔ دیانت داری کا معیار جو شریعت میں مقرر ہے اس میں مختلف شعبے شامل ہیں۔ جیسے مشورہ میں امانت کا معیار مقرر ہے۔ اسی طرح مجلس و ملازمت کی اہلیت کے لئے بھی معیار مختص ہے۔ معیار کو مقرر کرنے کے بعد اس کو برقرار رکھنے کے لئے تعلیمات دی گئیں۔ جن میں سے بہترین تعلیم رسول اللہ کا اپنی زندگی میں اس کی مثال قائم کرنا ہے۔ ان ہی صفات کو اکابرین نے اسلامی خلافت کو عروج تک پہنچانے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ بنو عباس سے مغلیہ دور تک صدق بالا عمال و معاملات کے ذریعے ہی حکمرانوں نے اپنا نظام حکومت مستحکم کیا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

دور جدید میں اس معیار کی مسلمانوں نے پاسداری نہیں کی۔ وقت کے ساتھ دیگر اخلاقیات سمیت صدق وامانت بھی تنزل کی زد میں آچکے ہیں اور سب سے زیادہ ان کی ناقدری مسلمانوں نے ہی کی ہے۔ غیر مسلم انہی کو اپنا کر دنیا کا اعتبار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ان خواص کا قدیمیت اور جدیدیت کے تناظر میں تقابل کر کے ان کی اہمیت کو باور کروایا جائے۔ سلف سالفین کے ان پر عمل کرنے کے طریقوں اور پھر اس کے نتائج جو ان کی زندگی میں ظاہر ہوئے ان کو بطور نمونہ سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہوا جائے۔ آجکل جو باہمی انتشار معاشرے کا حصہ بن گیا ہے اسکی بنیادی وجہ انہی اساسیات کی کمی ہے۔ کہا جاتا ہے جیسے خواص ہوں گے ویسی ہی عوام ہمارا حکمران طبقہ ہی اپنے فرائض کی تکمیل میں امین نہیں اس لیے عوام میں بھی نقص ظاہر ہو گیا ہے مذکورہ بحث سے موضوع کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ نیز اس موضوع کو منتخب کرنے کی وجہ یہی ہے کہ ان قدروں کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ سیاست میں اس کا تقابل ان ادوار سے کیا جائے جو خیر القرون کہلاتے تھے خصوصا نبی کریم ﷺ کی زندگی کا اس ضمن میں بغائر مطالعہ کر کے اب کی سیاسی قیادت کے لیے رہنمائی لی جائے۔ سیاسی انحطاط کو ختم کرنے کے لئے ان اصطلاحات کو بطور ذریعہ پیش کیا جائے کیونکہ کسی بھی سوسائٹی کو معاشی، سیاسی، مالی و تمدنی زوال سے نکالنے کے لئے اخلاقی اقدار کی احتیاج مسلم ہے۔

امانت وصداقت کا معنی ومفہوم :

مفسرین اور علماء، فقہاءنے امانت و صداقت کے مختلف معنی بیان کیے ہیں ۔ امانت عربی زبان کالفظ ہے ۔ اسکامعنی ودیعت،فریضہ خداوندی آتاہے۔(1)علامہ جلال الدین سیوطی(م 911ھ) کے نزدیک امانت فرائض ہیں ان کو اللہ نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا کہ ان کو ادا کرو تو ثواب اور کوتاہی کرنے کی صورت میں عذاب کے مستحق ہو گئے "(2)حافظ ابن کثیر(م 1373ھ) نے کہا کہ امانت دین،فرائض اور حدود ہیں۔(3) 'علامہ طبریؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دین اور لوگوں کی امانتیں ہیں۔ "(4) ملا علی قاری(م 1421ھ) فرماتے ہیں کی اس سے مراد طاعت الٰہی ہے۔ "(5)امانت و صدق الگ اصطلاحات ہیں لیکن قریب المعنی ہیں ۔ صدق کا لفظی معنی سچ،فضیلت، صلاح، سختی و مضبوطی کے ہیں فارسی میں اس کا معنی راست گفتن ہے۔ ''صدق اور تصدق: کذب کے متضاد ہیں اور وعدہ اور وعید میں اس کا معنی پورا کرنا ہے۔نصیحت اور محبت میں اس کا معنی خالص کرناہے۔ علامہ زبیدی فرماتے ہیں کہ صدق کا معنی مافی الضمیر کے مطابق بات کرنا ہے۔ (6)''صدق کا معنی ما فی ضمیر کے مطابق بات کرنا ہے'' امام بغوی(م516ھ) فرماتے ہیں کہ صادقین وہ لوگ ہیں جن نے نیت میں سچائی دکھائی ،استقامت پہ قائم رہے اور پوشیدہ و علانیہ سچ بولا۔(7)ابن قیم جوزی فرماتے ہیں کہ کسی شے کی تمام جزئیات کے اکمل طور سے حصول ہی صدق ہے۔(8)حضرت عبداللہ الواحدبن زیدؒ فرماتے ہیں کہ عمل کے ذریعے حقوق اللہ کی ادائیگی ''صدق'' ہوتا ہے "(9)

امانت وصداقت کاسیاسی مفہوم:

سیاست میں امانت اور صداقت کامفہوم ومراد علماء وفقہاء تفصیل سے بیان فرماتے ہیں۔ مفتی شفیعؒ فرماتے ہیں: ''حکومت کے مناصب اللہ کی امانتیں ہیں۔ جس کے امین وہ حکام ہیں جن ہاتھ میں عزل ونصب کے اختیارات ہیں'۔(10)مفسر قرآن سید قطب شاہ فرماتے ہیں تمام سروسز ومناصب امانتیں ہیں اوران لوگوں کے سپرد کی جائیں جواس کے اہل ہیں(11)۔ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو عام مسلمانوں کی ذمہ داری سونپی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

گئی پھر اس نے کوئی عہدہ محض دوستی و تعلق کی بنا پر کسی کو دے دیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔(12)صفت "امین" ہر منصب کی جڑ ہے۔یہی وجہ ہے کہ حکومت کے تمام مناصب کو امانت کہا گیا ہے۔اس بنا پر مسلمان حاکم سے لے کر تمام اہل منصب اشخاص امین ہیں۔ان میں امانت کبری امارت ہے۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

"یَا اَبَا ذَرٍّ اَنَّکَ ضَعِیْفٌ وَ اِنَّھَا اَمَانَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ خِزْیٌ وَ نَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَھَا بِحَقِّھَا وَاَدّٰی الَّذِیْ عَلَیْہِ فِیْھَا"(13)

"اے ابوذر تم کمزور ہو اور امارت امانت ہے یہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا باعث بنے گی سوائے اس شخص کے جو اس کو حق کے ذریعے لے اور اس پر جو اس کی ذمہ داری ہے اس کو پورا کرے"

اسی طرح ہر انسان جس منصب پر فائز ہے چاہے وہ گھریلو ملازم ہی ہے تو وہ امین ہے۔حدیث مبارکہ میں اسی طرح سے بیان فرمایا گیا ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔

"کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَھْلِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَارَاعِیَۃٌ وَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِھَا وَ الْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ"(14)

"تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا۔حاکم نگہبان ہے یہ اپنی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔عورت اپنے گھر شوہر کے گھر پر نگران ہے اور ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔خادم اپنے مالک کے مال پر نگہبان ہے اور اس سے اس مال کے متعلق بازپرس ہو گی۔خبردار تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا"۔

معلوم ہوا کہ آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے۔اسی طرح بیوی شوہر کے مال اور اولاد کی حاکم ہے۔خادم ملک کے مال کا حاکم ہے۔ان سب سے قیامت کے دن بازپرس ہو گی کہ جو لوگ ماتحت تھے ان کو کتنا دین پر لگایا اور مال کا درست تصرف کیا یا نہیں۔گویا کہ ہر ایک امین و مسئول ہے۔ابن تیمیہ نے السیاسیہ والشرعیہ فی الاصلاح الراعی والراعیۃ میں موزوں حکام کے تقرر پر زور دیا۔ان کے نزدیک قاضی، حاکم، فوج کے افراد اور ہر چھوٹے بڑے مامورین جو صدقہ و خراج کے اموال وصول کرنے پر مقرر ہوں اس میں شامل ہیں۔(15)

رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی کے روشن پہلو:

رسول ﷺ کی سیاسی زندگی سے امانت کی بیش بہا امثلہ ملتی ہیں۔امانت کے متعلق رسول ﷺ نبوت سے پہلے ہی نامور و نیک نامی کے حامل تھے۔حجر اسود کی تنصیب کی موقع پر آپ ﷺ کے امین ہونے کی بنا پر ہی آپ کے فیصلہ پر متفق ہوا گیا تھا۔اہل مکہ اگرچہ نبوت کے فوراً بعد آپ کے قتل کی سازشیں کر رہے تھے لیکن ان کو آپ ﷺ کے پاس موجود اپنی امانتوں کے متعلق ضیاع کا کوئی خدشہ نہ تھا۔رسول ﷺ کو وحی کے ذریعے جب ان کی سازش کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے مکہ کو الوداع کہنے سے پہلے حضرت علیؓ کو اس کام پر مامور کیا کہ وہ امانتیں ان کے مالکوں کو لوٹا دیں گے، یہی وجہ ہے کہ رسول ﷺ نے ریاست کا حصہ بننے والے اموال میں خیانت کی سختی سے ممانعت کی ہے۔آپ ﷺ جب صدقات وصول کرنے لیئے کسی کو بھیجتے تو خیانت سے اجتناب کی تعلیم فرماتے۔ایک مرتبہ رسول ﷺ نے حضرت ابو مسعود کو عامل زکوۃ مقرر کیا تو ان سے فرمایا، جس کا مفہوم ہے کہ میں تمہیں قیامت میں خائن نہ پاؤں، تم کسی سے خیانت کے ذریعے ناحق مال نہ لے لینا۔

”عَنْ اَبِی مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ ﷺ سَاعِیًا ثُمَّ قَالَ اِنْطَلِقْ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَلَا اُلْفِیَنَّکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَجِیءُ عَلٰی ظَہْرِکَ بَعِیْرٌ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ لَہٗ رُغَاءٌ قَدْ غَلَلْتَہٗ“(16)

”حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول ﷺ نے زکوۃ لینے کے لئے بھیجا تو فرمایا سے ابو مسعود میں تمہیں قیامت کے دن یوں نہ پاؤں کہ صدقہ کا اونٹ تمہاری پشت پر ہو جس کو تم نے دھوکہ ،بد دیانتی سے لے لیا ہو“

اسی طرح رسول ﷺ نے عاملوں کو رشوت اور تحائف لینے سے بھی منع فرمایا۔ بنی سلم کے ایک شخص کو رسول ﷺ نے زکوۃ کا عامل بنایا۔اس سے جب آپ ﷺ نے حساب لیا تو اس نے کہا یہ صدقات ہیں اور یہ اتنا مال مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔اس پر رسول ﷺ غصے ہوئے اور فرمایا:

” اِسْتَعْمَلَ الرَّجُلَ مِنْکُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّا نِی اللہُ فَیَأْتِی فَیَقُوْلُ ھٰذَا مَالُکُمْ وَ ھٰذَا ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِی اَفَلَا حَبَسَ فِی بَیْتِ اَبِیْہِ وَ اُمِّہٖ حَتّٰی تَاتِیَہٖ ھَدِیَّۃٌ وَاللہُ لَا یَأْخُذُ اَحَدٌ مِنْکُمْ شَیْأً بِغَیْرِ حَقِّہٖ اِلَّا لَقِیَ اللہُ یَحْمِلُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَلَأَ عْرِفَنَّ اَحَدًمِّنْکُمْ لَقِیَ اللہُ یَحْمِلُ بَعِیْرًا رُغَاءً اَو بَقَرَۃً لَھَا خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَعِیْرُ“(17)

”ایک شخص کو عامل مقرر کیا جاتا ہے اس چیز پر جس کو اللہ نے اس کے سپرد کیا ہے پھر وہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال(صدقہ) ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے وہ اپنے گھر کیوں نہ بیٹھا کہ وہاں اس کے پاس ھدیہ آجاتے“

” مَنْ اِسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مُخِیْطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غَلُوْلًا یَأْتِی بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ“(18)

”تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر مامور کیا جائے پھر وہ سوئی سے کم چیز میں بد دیانتی کرے تو وہ قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا“

نبی کریم ﷺ کا سیاسی حکمران کی حیثیت سے مرکز مسجد نبوی ﷺ تھی۔آپ ﷺ وفود کو یہیں ٹھہراتے اور صحابہ سے سیاسی بحث و مشورے بھی یہاں ہوتے۔غزوات میں روانگی، اندرونی یا بیرونی جنگ کا فیصلہ اور دیگر اہم دینی اور دنیاوی امور کے تعین کا مرکز مسجد نبوی تھی۔

”دلائل نبوۃ“ میں رسول ﷺ کے خرچہ و نفقہ کے متعلق طویل حدیث ذکر فرماتے ہیں۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے غایت احتیاط و امت کے مال کی ادائیگی میں امانت کی بنا پر اللہ نے آپ ﷺ کے معاش کی فکر کی کفایت فرمادی تھی۔ابو عامر ہوزنی کہتے ہیں کہ میں حضرت بلالؓ سے رسول اللہ ﷺ کے نفقہ و خرچہ کے متعلق دریافت کیا۔حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یہ حالت تھی کہ ان کے پاس کوئی مسلمان آتا در انحالیہ یہ کپڑوں کے بغیر ہوتا تو مجھے حکم فرماتے۔میں جاتا کسی سے قرض لے کر اس کو چادر پہنا دیتا۔ایک مرتبہ مسجد میں دو دینار موجود تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس سے چھٹکارا دلا دو۔میں اپنے گھر والوں میں سے کسی کے پاس نہ جاؤں گا۔جب تک میں ان سے آرام نہ پالوں۔(19)

داخلی وخارجی مسائل اور اسوہ حسنہؐ:

مملکت پاکستان میں داخلی و خارجہ پالیسی کی تشکیل کے لئے ہر سال متعدد دستور بنائے جاتے ہیں۔اس کا مقصد ریاست کو مستحکم کرنا اور بیرونی ممالک پر مضبوط ساکھ بنانا ہوتا ہے۔نبی کریم ﷺ نے بھی مدینہ منورہ ہجرت کے بعد داخلی سیاست کے ذریعے اس نوزائیدہ اسلامی ریاست کے نشو و نما کے مراحل کو بخوبی پروان چڑھایا۔ہجرت کے بعد داخلی مسائل کا انبار تھا۔جب میں مہاجرین کی آبادکاری، ابتر معاشی حالت ،روزگار کے وسائل کی عدم موجودگی تھے۔اس کے ساتھ دشمن کا خوف ،یہود و نصاری کے بغض کا سامنا مدینہ میں دعوت اسلام کے لئے فضا کی ہمواری بھی شامل تھے۔ان تمام مسائل کے لئے آپ ﷺ کی اختیار کردہ حکمت انتہائی پر اثر تھی۔اس کا اول جز مواخات مدینہ تھا۔اس کے ذریعے جہاں مہاجرین کے مسائل کا تصفیہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ہوا وہیں پر دشمن سے محفوظیت حاصل ہوگئی۔اس میں آپ ﷺ کو جھگڑے کی صورت میں ثلث تسلیم کیا جانا دراصل اسلامی ریاست کے وجود کو تسلیم کرنا تھا اس کے بعد صلح حدیبیہ ہی اصلاً فتح مکہ اور مکمل غلبہ اسلام کا باعث بنی۔

اس کے ضمن میں آپ ﷺ نے اکناف عرب و مدینہ کے باہر کے قبائل سے معاہدات کیے۔مختلف سربراہان کو خطوط ارسال فرمائے۔مختلف ممالک میں تبلیغی خطوط بھیجے۔9ھ میں آنے والے وفود کا بھرپور استقبال کر کے ان کے ذریعے دینی تعلیمات کی ترویج اور ریاست مدینہ کی توسیع کے لئے عمدگی سے استعمال کیا۔

حضرت عمر فاروقؓ عمال کے انتخاب میں بڑی احتیاط برتتے تھے۔اس معاملہ میں آپؓ کی نظر ایسی دقیق رس تھی کہ جس شعبے میں آپ کے نامزد کردہ افراد جاتے اس کو درجہ کمال تک پہنچا دیتے۔آپ کے عہد کی فتوحات اور انتظامی ترقیاں اس کی شاہد ہیں۔اس جوہر شناسی کے باوجود اہم عہدہ داروں کا انتخاب بھی مشورہ سے کرتے تھے۔(20)

پاکستان کی سیاست میں امانت وصداقت کی صورتحال

کسی بھی ریاست کا مستحکم سیاسی نظام اسکی فلاح و بہبود کا سبب ہوتا ہے۔فلاحی ریاست کا مقصد ہی رفاعہ عامہ ہے۔اس فلاحی ریاست کی تشکیل شفاف و شرعی نظام سیاست سے ہی ممکن ہوتی ہے۔حکمرانوں کے کردار کا ملک کے حالات سے عمیق تعلق ہے۔صالح امراء کا اثر تمام عوام پر ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر میری امت کے دو طبقے درست ہو جائیں تو تمام امت درست ہو جائے یہ دو طبقے امراء اور علماء ہیں۔پاکستان کی سیاست میں حکمرانوں کا کردار اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ اس زمانے کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ذیلی سطور میں پاکستان کے حکمران اور سیاسی نمائندگان میں امانت وصداقت کی صورتحال کو بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اقرباء پروری:

ملک عزیز میں جو بھی سیاسی پارٹی برسر اقتدار آتی ہے اس کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ اعلیٰ عہدوں پر ان کے منتخب کردہ افراد کا تقرر ہو۔و۔ایسا ہی ایک واقعہ ملک کی معروف سیاسی پارٹی کے MNA کے متعلق زیر بحث آیا۔نیب کے چیئر مین جسٹس جاوید اقبال نے خیبر پختونخواہ کی NAB کو حکم دیا کہ اس ایم این اے کی مبینہ کرپشن کی تحقیقات کروائی جائیں۔اس کے خلاف نیب کو یہ تشویش تھی کہ اس نے جو 3 بلین اپنے منظور نظر شخص کو منتقل کئے ہیں۔جن میں سے 2 بلین کے بارے میں یہ غلط دعویٰ کیا گیا کہ ان کو (رفاعہ عامہ) کی اسکیموں میں خرچ کیا گیا ہے۔(21) منتخب کردہ سیاسی پارٹی اپنے منظور نظر افراد میں ہی سینٹ ٹکٹ تقسیم کرتی نظر آئی۔مثال کے طور سے سنئیر پارٹی لیڈر اور سابقہ چیئر مین سینٹ کو امیدواروں کی فہرست سے نکال دیا گیا۔گویا کہ یہ میرٹ کی بنیاد پر انتخاب نہ کیے جانے کا اشارہ ہے۔(22)

ملکی خزانے کا ناجائز استعمال:

ایک سابق وزیر اعظم اور ان کی بہن کو جعلی بنک اکاؤنٹس کے ذریعے منی لانڈرنگ میں ملوث پایا گیا۔ایف آئی اے (فیڈرل انوسٹیگیشن ایجنسی) Federal Investigation Agency نے ان دونوں کو اس بارے میں بیان دینے کا پابند کیا ہے۔ان پر الزام ہے کہ انہوں نے 35 بلین روپے باہر کے ممالک میں جعلی اکاؤنٹس کے ذریعے بھجوائے ہیں (23)۔ایسے ہی ایک دوسرے حکمران جن کو ملک کا وزیر اعظم دو دفعہ بنایا جا چکا ہے کا حال ہے اس کے متعلق (NAB) نیب (National Accountability bureau) خدشات کا شکار ہے۔ورلڈ بنک نے اس الزام کی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

تصدیق کی ہے ورلڈبنک کی رپورٹ کے مطابق پاکستان نے ہمسایہ ملک کو بلین ڈالر 2015ء میں بھجوائے ہیں۔مزید یہ کہ پاکستان کے ایک مطلق العنان وزیراعظم کے خاندان کو نیب نے ذاتی اثاثہ جات کی تفصیلات مہیا کرنے کا پابند کیا۔ایک ذرائع کے مطابق ان کے 7 غیر ملکی اکاؤنٹ ہیں۔اس کے علاوہ پاکستان کے اندر پراپرٹی اور (زرعی) زمینیں ہیں۔ ابو ذھبی کے یونین بنک میں اس کے اکاؤنٹ میں 391 ملین رقم کی تصدیق کی گئی۔(24) 2023 کے انٹرنیشنل کرپشن انڈیکس کے مطابق پاکستان کا نمبر 180 میں سے 133 ہے۔(25)

سیاسی رہنماؤں کی تنخواہیں:

ہمارے سیاسی رہنماؤں کی تنخواہیں بھی اعتدال سے تجاوز کر چکی ہیں۔ایک سابقہ صدر کے متعلق رپورٹ پیش کی گئی کہ انہوں نے 1000,000 اپنی آخری تنخواہ لی(26)۔ایک دوسرے صدر پاکستان کو اب پاکستان کے دوسرے امیر ترین اشخاص میں شامل کیا جاتا ہے۔ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ چھ پر تعیش گاڑیاں اور ہزاروں ایکڑ زمین کے دبئی میں مالک ہیں۔اس کے علاوہ پاکستان میں بھی متعدد اثاثے ان کی ملکیت ہیں(27)۔یہ صورتحال اب تقریباسب ہی حکمرانوں کی سیاست سے جانے کے بعد ہے۔

خلیفہ اول کی زندگی قناعت کا اعلی مظہر تھی۔ حضرت ابو بکرؓ خلافت سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔جب امور سلطنت کا بار کندھوں پر پڑا تو انہوں نے مجبوراًاس پیشے کو خیر باد کہا اور بیت المال سے اپنے لئے بقدر ضرورت وظیفہ مقرر کرالیا۔وفات کے وقت انہوں نے بیت المال سے لی گئی رقم کی واپسی کا کہا۔انہوں نے فرمایا کہ میری فلاں زمین بیچ کر اس سے حاصل شدہ رقم بیت المال میں جمع کر دی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے پاس ایک درہم یا دینار نہ تھا۔انہوں نے ترکے میں ایک غلام،اونٹ اور مخملی چادر چھوڑی تھی۔(28)

پاکستان کی 40% آبادی غربت کا شکار ہے۔پاکستان کا درمیانہ طبقہ سب سے زیادہ معاشی حالت پر تنقید کرتا ہے حالانکہ غرباء اس کی وجہ سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔غربت کے باوجود حکمرانوں نے کوئی منصوبے(اور اقدامات)غربت دور کرنے کے لئے باور نہیں کرائے ۔(29) پاکستان میں غربت کی شرح گزشتہ پانچ سالوں میں 38.6 سے 39.5 تک پہنچ گئی ہے۔(30) کتاب الخراج میں یحی بن آدم قرشی حضرت عمرؓ کا رفاعہ عامہ سے متعلق قول نقل کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے تھے اگر میں زندہ رہا۔بیواؤں کو اتنا(غنی) کردوں گا کہ وہ میرے بعد کسی امیر کی اعانت کی محتاج نہ رہیں گی۔(31)

سیاسی مراعات:

پاکستان کے وزراء اور امراء کا معیار زندگی عام عوام جیسا نہیں ہے۔ایک سابق وزیر اعظم کے زیر استعمال 524 خدام اور 80 گاڑیاں رہی ہیں۔اس کے علاوہ 33 بلٹ پروف گاڑیاں اور ہوائی جہاز ان کی ذاتی ملکیت رہے۔اس کے علاوہ وزیر اعظم کے پر تعیش مکانات پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہیں ۔(32) انہی وزیر اعظم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ لندن میں ان کا ذاتی مکان دراصل پاکستانیوں کے فراہم کردہ ٹیکس کی پناہ گاہ ہے۔اس کی خریداری فلیٹس کی صورت میں ہوتی رہی۔ایون فیلڈ (لندن کا علاقہ) میں اس کی لاگت 365000 پاؤنڈز ہے۔(33) یہ بات تسلیم شدہ ہے۔اعلی عہدے و مقام اعلی ذمہ داریوں کا تقاضا کرتے ہیں۔اسی وجہ سے ان کی زندگی عام انسانوں جیسی نہیں ہوتی نہ بن سکتی ہے۔ان کو مراعات دینا ضروری ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ دشوار فرائض کی تکمیل میں معاون ہوں۔ نیز یہ اس لیئے بھی ضروری ہے کہ یہ ناجائز وسائل کی طرف مراجعت نہ کریں کیونکہ ایسے مفاد میں ان وسائل (رشوت وغیرہ) میں ملوث ہونے کا اندیشہ عام طبقہ سے زیادہ ہوتا ہے۔یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ کے دور میں قاضیوں کے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

وظائف گراں بہا مقرر تھے، کے باوجود ان مراعات میں بھی اعتدال برقرار رکھنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ان سے تجاوز کیا جائے تو ان کی تکمیل قومی خزانے سے کرنی پڑتی ہے۔ پھر ان کا مسلسل بار ملک کے لئے ناسور بن جاتا ہے۔ ایسا ہی اب پاکستان میں ہو رہا ہے۔

ملکی سیاسی قیادت کی اصلاح کے لئے تجاویز:

سیاست اور دین کا گہرا ربط ہے۔ جب دین کمزور ہو جائے تو ملکی سیاست بھی ضعف کا شکار ہوتی ہے۔ لہذا یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ دین و سیاست ایک دوسرے کے تقاضوں کی تکمیل کا باعث بنتے ہیں، "جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں سیاست کو ہمیشہ اہمیت دی گئی ہے۔ انبیاء کرام نے سیاست کو اسلام کے تابع رکھا۔ ان کا مرکزی تخیل ہی اقتدار الہی کا انطباق تھا۔ بایں طور پر کہ شرک خفی و جلی اپنی تمام صورتوں میں سیاست سمیت تمام شعبوں سے مفقود ہو جائے۔ حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، داؤدؑ نے ریاست کی بنیادیں اسلامی نہج پر استوار کیں۔ پھر ان کے تمام تقاضوں کو بااحسن و معیاری انداز سے پورا کیا۔ پاکستان کی ملکی سیاست میں تمام بے ضابطگیوں کا شمار کر لینا دشوار امر بن چکا ہے۔ اب اس فرسودہ و کہنہ نظام کی اصلاح وقت کی ضرورت ہے۔ لہذا یہاں سیاست کی عصری صورتحال کی اصلاح میں جو امور معاون ثابت ہو سکتے ہیں ذیل میں تحریر کئے گئے ہیں:

* سیاسی رہنماوں کی پر تعیش و تکلف طرز زندگی رمعاشرے کے لئے بگاڑ کا باعث بنتی ہے۔ ہر دور کے صاحب بصیرت افراد نے بادشاہوں، وزراء اور عہدیداران کے لئے عیاشانہ رویوں کو تنقیدی نگاہ سے دیکھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح ہوا اس کے باوجود آپ کی زندگی وصال تک سادہ رہی۔ آپ ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی زرع تیس صاع میں ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔ ہمارے ملک کی معیشت عیاشی کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ جبکہ یہ پہلے سے ہی گراں بہا قرضوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ ہمارے امراء کے کئی خدام، سرکاری گاڑیوں کا خرچہ عوام کے دئے گئے ٹیکس سے پورا کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے وہی ٹیکس جس نے رفاعہ عامہ کے امور میں خرچ ہونا تھا۔ بے کار موضع پر خرچ ہوتا ہے۔ یوں یہ اپنے متعین کردہ مقاصد کی تکمیل نہیں کر پاتا۔ امراء میں سادگی کا فروغ عوام کے بہت سارے مسائل کے حل و کشود کا باعث ہوگا۔ سیاسی کمپین کے تحت مبالغہ آمیز اشتہارات جن میں محض ان سیاسی جماعتوں کے بے جا تعریف غیر محسوس انداز سے کی جاتی ہے پر پابندی لگائی جائے۔ ان کی وجہ سے سادہ عوام جو سیاسی شعور سے نابلد ہوتے ہیں ان اشتہارات کی اثر انگیزی میں آکر غلط انتخاب کا چناؤ کر سکتے ہیں۔

* سیاست کا مقصد رفاعہ عامہ ہے۔ اس میں یہ بحث کی جاتی ہے کہ ملکی وسائل کو کس طرح سے زیادہ سے زیادہ بروئے کار لا کر عوام کے مصالح میں خرچ کیا جائے۔ کبھی کبھار کسی ملک کے سیاسی نظام میں چند جماعتوں کا ظہور ہوتا ہے جو کہ اپنے منظور نظر افراد کو بر سر اقتدار اور اہم عہدوں پر تعینات کرنے کے لئے اپنی طاقتیں اور اثر ورسوخ استعمال کرتی ہیں۔ نیز یہ مخالف سیاسی جماعت کے ہر مثبت و منفی کام کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ اس طرح ان کا عوام کے لئے سود مند نہ بننا ایک بڑا المیہ بن جاتا ہے۔ پاکستان میں یہی صورتحال کئی دہائیوں سے رائج ہے۔ ضروری ہے کہ اس سیاسی تناؤ کا تدارک کیا جائے۔ نئے آنے والے صاحب فہم اور مخلص افراد کو سابقہ سیاسی جماعتیں کھلے دل سے قبول کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی کو دیکھا جائے تو دو اہم فریق اس کا حصہ تھے۔ جن کو تاریخ میں مہاجرین و انصار کے طبقے سے یاد کیا جاتا ہے لیکن ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کے مابین کوئی سیاسی پیچیدگی نظر نہیں آتی۔ یہ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امیرانہ اوصاف کی اثر انگیزی کا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

نتیجہ تھا۔ حضرت جابر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک غزوہ میں ایک مہاجر اور انصار کی لڑائی ہوئی۔ اس ہیں انصاری سے یاللانصار اور مہاجر سے یاللامہاجر کی پکار لگائی۔ جب نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا "یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے "(34) اس طرح آپ ﷺ نے عصبیت و تعاصب کے ممکنہ خطرے کو ختم کر دیا۔

* پاکستانی معاشرے میں سیاسی رہنمائی حاصل کرنے کے کوئی ادارے نہیں ہیں۔ ہر وہ شخص سیاست میں آسکتا ہے جس کے باپ دادا کی کوئی سیاسی پارٹی ہو۔ ملک میں سیاست میں داخل ہونے کے لئے کوئی معیار نہیں بنایا گیا۔ اگر معیار ہے بھی تو یہ بہت نچلے درجے کا ہے۔ اب سیاسی ناتجربہ کار اس میدان میں آتے ہیں تو ملک کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے از حد ضروری ہے کہ سیاسی جماعت کے ساتھ کام کرنے کے بعد ہی سیاست میں آنے کے اہل ہوں۔ یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ایسے سیاسی اداروں میں عصری سیاست کے رموز سکھانے کے ساتھ ساتھ اسلامی اخلاقیات کی تعلیم کو لازمی بنایا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو استفسار کیا کہ رہنمائی کس چیز سے لیں گے۔ ان کے قرآن، سنت اور اجتہاد کے بالترتیب ذکر کرنے کو نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا۔ آج بھی انہی مصادر کو حجت بنا کر ان سے سیاست کی اصلاح کر لینا ممکن ہے۔
* جب تک کسی بھی فرد کو احتساب کا خوف نہ ہو اس کی ذات بے اعتدالیوں کا شکار رہتی ہے۔ اس اعلی تصور کے لئے ہی اسلام میں عقیدہ آخرت رائج ہے۔ بہترین محتسب انسان خود اپنی ذات کا ہوتا ہے۔ جب افراد میں خود احتسابی کا جذبہ مفقود ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان پر خاص ادارے کو اس ذمہ داری کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ پاکستان کے امراء میں خود احتسابی اور معبود اعلی کی باز پرس کا شدید فقدان ہے۔ اب ایک ایسی احتسابی کمیٹی کی تشکیل دی جائے جو صرف سیاستدانوں کے افعال و حرکات پر نظر رکھے۔ ان کو شریعت کے مطابق پرکھے۔ کمی بیشی کی بنا پر باز پرس اور سزاؤں کا اجراء کرے۔ اگرچہ ادارے موجود ہیں لیکن ان کی دیگر ذمہ داریوں کی وجہ سے یہ کام فعال انداز سے نہیں ہو پا رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی امیر اور وزارتیں قائم کیں ان کے احتساب کو بھی یقینی بنایا۔ نبی کریم ﷺ نے ابن لتبیہ الاسدی کو کسی علاقے میں محاصل پر مامور کیا۔ جب وہ وصول کر کے واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ چیز ٹیکس ہے اور یہ چیر تحفے میں ملی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے شدید ناگواری کا اظہار کیا۔ انہی امثلہ کا بغائر مطالعہ اب کی حالت میں بہتری کا باعث بن سکتا ہے۔
* پاکستانی حکمرانوں کے لا متناہی اختیارات کی تحدید کی جانا ضروری ہے۔ خصوصاً شرعی قوانین میں ان کی ایماء پر ترمیم کیا جانا باعث افسوس ہے۔ پھر ہر حکمران کو قومی خزانے سے رقوم لینے کی بھی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اس کا اختتام یوں ہو سکتا ہے کہ اعلی حکمران، وزیر اعظم اور صدر وغیرہ کے لئے وظائف مقرر کر دیئے جائیں۔ اس کے بعد ملکی وسائل اور خزانے میں ان کے تصرف کرنے کے خلاف صریح قوانین بنا دیے جائیں۔ اس طرح آئے دن کے اس قسم کے اسکینڈلز کا خاتمہ ممکن ہو گا۔ کتاب الخراج میں اس سے متعلقہ ایک واقعہ درج ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے تو ان کے پاس ایک عیسائی تاجر نے آکر شکایت کی۔ اس کا کہنا تھا کہ چنگی کے افسر ایک ہی سامان پر بار بار ٹیکس مانگتے ہیں۔ اس پر آپ نے ان کو مکرر چنگی لینے سے منع کیا۔
* موجود سیاسی صورتحال کو درست کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سیاسی جماعتیں سیاست میں حصہ لینے کے مقاصد کو متعین کر لیں۔ ان کے لئے اپنے عہدے کو بااحسن طریق سے انجام دینے میں اللہ کی رضا مقصود ہو۔ پھر اس عہدے کی ذمہ داریوں میں عوام کے حقوق ہیں۔ اس لئے ان کی

فلاح کا جذبہ ہونا از حد ضروری ہے۔ تمام سیاسی رہنما ان تمام امور سے اجتناب کریں جن میں عوام کی ادنی سی بھی استحصال کی صورت نکلتی ہو۔ اس طرح ملک کو رفاعی مملکت میں ڈھالنے کے لئے جہد مسلسل کی جائے۔ مملکت پاکستان کے بعد دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھ کر ان کے مسائل کو حل کیا جائے۔ اس طرح عالمی اسلامی اتحاد کے لئے سعی بلیغ کی جائے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کو مضبوط نکات پر استوار کرنا چاہیے۔ ہر ایسی پالیسی اور غیر مسلم ممالک کے تعاون سے گریز کرنا چاہئے جو کسی اور اسلامی ریاست کی سالمیت اور وقار کے مجروح کرنے کا باعث بنے۔

حاصل بحث:

پاکستان کے سیاسی نظام میں جو بے ضابطگیاں گزشتہ چند سالوں میں عیاں ہوئی ہیں ماضی قریب میں یہ کسی مستحکم ملک میں دیکھنے کو نہیں ملتیں۔ ہر سال ملکی اور غیر ملکی گوشوارے جاری کیے جاتے ہیں جن کا مقصد اس بے اعتدالی کا احاطہ کرنا ہوتا ہے۔ پھر اس کو درست کرنے کے لیے لائحہ عمل ترتیب دیا جاتا ہے لیکن تبدیلی عیاں نہیں ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعی لاحاصل غیر موثر اصولوں پر مبنی ہے۔ اسی لیے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ اب دنیا کی تاریخ کو دیکھا جائے تو ایک شخصیت ہیں جن کے بنائے ضابطے ہمشہ معاشرے میں انقلاب لانے کا باعث بنے۔ چاہے وہ معاشی، سیاسی یا معاشرتی لحاظ سے تھے۔ پھر ان قوانین کی اثر انگیزی صرف انہی کے دور تک نہیں رہی بلکہ یہ بات مسلم ہے کہ یہ دوررس نتائج رکھتے ہیں۔ لہٰذا اگر نبی کریم ﷺ کی سیاسی زندگی کے اصولوں کو آج کے پاکستانی معاشرے میں رائج کیا جائے تو موجودہ خرابیوں کا تدارک ممکن ہے۔ اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی نظام حیات ہے۔ اس وجہ سے ہر دور کے ساتھ اس کی مطابقت باآسانی ممکن ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ انہی تعلیمات کی جدیدیت سے مطابقت کر کے جدید نظام کو درست کیا جائے۔ خلفائے راشدین نے اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے نظام خلافت کے تحت حکومتیں اور ادارے قائم کئے۔ اس ضمن میں حضرت عمر فاروقؓ کا دور بہترین و بے مثال تھا۔ اس دور میں مختلف ایوان تشکیل پذیر ہوئے اور آئندہ کے ادوار کے لئے نمونہ کی حیثیت اختیار کر پائے۔ متقی صاحب ورع افراد کا تقرر اعلی عہدوں پر ہوا۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ اجمعین کی سیاسی زندگی میں امین اور صدیق شخص کو ہی امیر بنایا جاتا۔ اگر امانت اور صداقت کو موجودہ سیاسی نظام میں وہی اہمیت دی جائے جو ان ادوار میں تھی تو اس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ عام آدمی کی زندگی بھی سہل ہو جائے گی۔ اسوہ حسنہ کی روشنی سے لی گئی انہی اصلاحات پر عمل کی بدولت سیاسی نظام کی روحانی بالیدگی ممکن ہے اور اس طرح پاکستان سیاسی طور صحیح معنوں میں فلاحی ریاست بن سکتا ہے۔

حوالہ جات

1۔ عبدالعزیز بلیاوی، مصباح اللغات (لاہور: خزینہ علم وادب، س ن) 141
2۔ جلال الدین سیوطی، در منثور فی تفسیر بالماثور (قاہرہ: مطبعہ ہجر للبحوث، 1434ھ) 156/12
3۔ اسماعیل بن کثیر، تفسیر قرآن العظیم (لبنان: دار ابن حزم، 1430ھ) 195
4۔ محمد بن جریر طبری، جامع البیان عن التاویل القرآن (قاہرہ: مرکز بحوث والدرسات عربیہ، 1422ھ) 204/19
5۔ محمد بن عطا ہروی، فضل المنعم (قطر: دار نوادر، 1733ء) 440/3
6۔ محمد بن عبدالرزاق زبیدی، تاج العروس (کویت: طبقہ کویت، س ن) 5/24

7۔ محمد حیسن بن مسعود، تفسیر لغوی ، معالم تنزیل (ریاض:دار طیبہ، 1409ھ) 16/2
8۔ محمد بن ابو بکر ابن قیم ،۔مدارج السالکین(ریاض: دارالصمعی،1432ھ)2123
9۔عبدالکریم بن ھوازن ، رسالہ قشیریہ، مترجم شاہ محمد چشتی(لاہور: ادارہ پیغام قرآن، 2007ء)268
10۔ مفتی شفیع،معارف قرآن(کراچی:ادارہ معارف،س ن)446/2
11۔سید قطب شاہ شیرازی،ظلال القرآن(لاہور:مکتبہ منشورات،1995)142
12۔مسلم بن حجاج، صحیح مسلم۔(ریاض:دارحضارۃ1434ھ)60
13 ۔احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ،السیاسیہ شرعیہ(دارالناشر،س ن)17
14-محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری(بیروت:دارطوق نجاۃ،1422ھ) 5/2
15۔احمد بن تیمیہ،السیاسیہ والشرعیہ(بیروت:دارالناشر،س ن) 17۔
16۔احمد بن حسین بیہقی، دلائل نبوہ ، ترجمہ محمد اسماعیل جاوردی(کراچی: دار اشاعت ، 2009ء) 274/1
17۔شاہ معین الدین احمد ندوی، تاریخ اسلام (فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ، س ن) 178/7
18۔مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم(ریاض:دارحضارۃ، 1432)608
19۔احمد بن حسین بیہقی،دلائل نبوہ،ترجمہ محمد اسماعیل جاوردی(کراچی:دارالاشاعت،2009ء)274/1
20-شاہ معین الدین احمد ندوی،تاریخ اسلام(فیصل آباد:مکتبہ اسلامیہ۔س ن)178/7
21-www.nab.gov.pk/press/new.asp?1495
22-Senate nominations reek of nepotism, familial ties.https://tribune.com.pk/story/2460415
23-FIA Sommons Zardari’s Faryal Talpur On Monday. https://dunya news.tv/453919
24- How Does Musharraf Own Over Rs 2 Billion Deposits. https://www.the news.com.pk/110685
25-transparency.org/en/cpi/2023
26- Nwaz Sharif Received Salary From Capital FZE, Wajid Zia Inficts Devasting Blow On Sharifs. https://en.daily Pakistan.com.pk
27-Zardari owns six bulletproof vehicles, thousands of acres https://www.dawm.com/news/1414890
28۔ محمد حسین ھیکل ، حضرت ابو بکر صدیقؓ مترجم شیخ احمد پانی پتی(اسلامی کتب خانہ: لاہور،س ن) 473,474 .
-29 harsh-reality-of-poverty/ https:// tribune.com.pl/story/662905/
30-.nation.com.pk/25-May-2024
یحٰی بن آدم ، کتاب الخراج (بیروت: مکتبہ علمیہ، س ن)383-1
32- Pakistan’s Prime Minister Has 524 Servants And 80 Cars. https:// www.financial express.com/1286437/
33- Avenfied House Or ‘Tax Haven’ House?. https:// www.dawn.com/news/1395134
34۔امام بخاری، صحیح بخاری جلد3،ص145